روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 165 | اتوار 4 ربیع الاول 1417ھ 21 وفا 1375ہش 21 جولائی 1996ء

کوشش کرو کہ تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ

خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے۔ جھوٹ مت بولو افترامت کرو اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو کوشش کرو کہ تا تم پاک دل او ہ بے شر ہو جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

موت کا اعتبار نہیں کہ کب آجاوے۔ اس لئے انسان کو نڈر نہیں ہونا چاہئے اور سفلی دنیا کی خاطر دین سے غفلت نہیں کرنا چاہئے۔

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازی روزگار

وہ موت تاریکی کی موت ہے۔ جو انسان اپنے دنیاوی دھندوں میں مصروف ہوتا ہے اور موت اوپر سے آدباتی ہے۔ حافظ نے ایسے موقعہ پر ایک شعر کہا ہے۔

چو روز مرگ نہ پیدا است بار آں اولیٰ
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشد

یعنی موت کا دن تو مخفی ہوتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ مرنے کے دن میرا محبوب اور میرا معشوق میرے پاس ہو۔ موت جب آتی ہے تو ناگہانی طور پر آجاتی ہے۔ انسان کہیں اور تدبیروں اور دھندوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے کہ یہ کام اس طرح ہو جاوے یہ ایسے ہو جاوے اور اوپر سے موت آجاتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 306)

ولادت

○ مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم منور احمد ثاقب ایم ایس سی قائد خدام الاحمدیہ ساؤتھ جرسی امریکہ کو اپنے فضل سے مورخہ 2۔ جولائی 1996ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری سعید احمد صاحب آف لندن کی نواسی ہے۔

حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نائلہ" عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک' خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نکاح

○ مکرم نعمان احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر لاہور کا نکاح 5۔ جولائی 1996ء دارالذکر لاہور میں مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم ملک محمود احمد صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر ریلوے کے ساتھ -/50000 روپے مہر پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھا مکرم نعمان احمد ملک محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے (وفات یافتہ) کے پوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو خدا تمہارا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ دعا کو اپنی عادت بنائے (۔) اور خدا سے کہے۔ اے خدا! دنیا کے دل تجھ سے دور ہو گئے۔ تجھے بھلا دیا انہوں نے۔ تیری معرفت حاصل نہیں انہیں۔ تجھے جانتے نہیں۔ تیری نہ صفات کو جانتے ہیں' نہ تیری ذات کو جانتے ہیں۔ مگر ان دلوں میں تبدیلی تو ہی پیدا کر سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کا دل (تمثیلی زبان میں بتایا کہ سمجھ آجائے) خدا تعالیٰ کی انگلیوں میں اس طرح ہے۔ انگلیوں کو ذرا حرکت دیں تو اس کا زاویہ بدل جائے گا۔ زاویہ بدلنے کی دیر ہے نا۔ وہی جو دشمن ہے وہ دوست بن جاتا ہے۔ وہ جو قاتل بن کے گھر سے نکلا تھا (حضرت عمرؓ قاتل بن کے گھر سے نکلے تھے ارادہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کو آج قتل کر دینا ہے ختم ہو قصہ وہ خلیفہ بن کر کسریٰ اور قیصر کی حکومتوں کو شکست دینے والا بن گیا۔ اتنا انقلاب عظیم آیا اس شخص میں۔ اور کتنا اس کی قربانی کو اس کے پیار اور فدائیت کو اور اس انقلاب عظیم کو خدا نے قبول کیا۔ یہ میں ایک ہی آدمی کی زندگی کے دو ایک واقعات بتا رہا ہوں۔ کہ گھر سے نکلے تھے محمد ﷺ کو قتل کرنے کی نیت سے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ دل بدل گیا اور اتنا بدلا کہ خدا کو اتنا پیارا ہو گیا وہ دل کہ ان کی خلافت میں کسریٰ کی حکومت مٹا دی گئی۔ قیصر کی حکومت مٹا دی گئی۔

دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں یہ۔ ان کے مقابلہ میں عرب کے بدوؤں اور ان کی طاقت کا جو تناسب تھا بظاہر وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ اسی شخص کی خلافت کے زمانہ میں انہوں نے (ان دو بڑی طاقتوں نے) شکست کھائی اور وہ مٹا دی گئیں جو محمد ﷺ کو قتل کرنے کے لئے گھر سے نکلا تھا۔ خدا کے ہاتھ میں دل تھا۔ خدا نے زاویہ بدل دیا دل کا۔ وہ جو دشمن تھا وہ عاشق زار بن گیا۔ آنحضرت ﷺ نے کشف میں کسریٰ کا سونے

باقی صفحہ 2 پر

جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- وفا 1375 ھش 21 - جولائی 1996ء

قربانی - قربانی - قربانی

ہماری جماعت خدا کے فضل سے مالی قربانی میں نہ صرف کسی سے پیچھے نہیں بلکہ سب سے آگے ہے- حتیٰ کہ غیروں کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ جماعت کے پاس اتنا روپیہ کہاں سے آتا ہے جماعت کے امیر اور جماعت کے متوسط طبقہ کے لوگ اور جماعت کے غریب سب اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور جماعت کی ضرورت کے مطابق چندہ دیتے ہیں- پہلے تھوڑے روپے کی ضرورت تھی تو تھوڑا روپیہ دیا جاتا ہے- اب زیادہ کی ضرورت ہے تو زیادہ دیا جاتا ہے- اس میں ایک راز یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو پھیرنے والا ہے- دل اس کے قابو میں ہیں اور جب جتنی ضرورت پڑتی ہے جماعت کو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تیار کر دیتا ہے اور جماعت خدا کے فضل سے دین کی خاطر روپیہ لیتی ہے اور دین کے کاموں پر خرچ کرتی ہے- ہم سب اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ چندے کے لئے آواز سب سے پہلے حضرت امام جماعت (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی طرف سے آتی ہے وہ آواز لحہ بہ لحہ پھیلنی شروع ہوتی ہے اور جماعت کے ہر فرد تک پہنچ کر چندہ کی ادائیگی کی طرف مائل کر دیتی ہے- موجودہ وقت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خرچ کرنے کی اہلیت جو دراصل جماعت کے چندہ دینے کی اہلیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اتنی بڑھ گئی ہے کہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ساتھ گلوبل بیم کا حصول ساری دنیا کی نظر میں اچنبھا بن کر رہا گیا ہے لیکن یہ سب کچھ ہوتا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے دلوں میں یہ بات پیدا کر دیتا ہے کہ جتنے کی ضرورت ہے اس سے بھی بڑھ کر دیا جائے- اور بڑی محبت اور عشق کے جذبہ کے ساتھ یہ خرچ کیا جاتا ہے- جماعت میں بہت تھوڑی رقم ادا کرنے والے بھی ہیں اور بہت زیادہ رقم ادا کرنے والے بھی ہیں- اور یہ سب کے سب لوگ خدا تعالیٰ کی محبت میں اور جماعت کی ضرورت کے پیش نظر رقم ادا کرتے ہیں اور جتنی محبت اور جتنے عشق کے جذبے سے یہ رقمیں ادا کی جاتی ہیں اتنا ہی انسان اپنے آپ کو منکسرالمزاج محسوس کرتا ہے- اگر کوئی چھین کر لے تو انسان کے دل میں نہ دینے کا جذبہ پیدا ہو گا- اور اگر وہ کچھ دے گا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہو گا- لیکن جو کچھ محبت اور عشق کے جذبے کے ساتھ دیا جاتا ہے وہ دل میں تکبر نہیں پیدا کرتا- دل میں انکسار پیدا کرتا ہے- اور تہہ دل سے یہ دعا اٹھتی ہے کہ جو کچھ ہم نے دیا ہے خدا تعالیٰ اسے قبول کرے- اور جب قبولیت کا احساس پیدا ہوتا ہے تو مزید دینے کو جی چاہتا ہے- جتنا انسان دیتا ہے- اس سے بہت زیادہ کسی نہ کسی رنگ میں اسے مل جاتا ہے' روپے کی صورت میں بھی مل جاتا ہے اور دیگر برکات کی صورت میں بھی-

جن بزرگوں نے قربانیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان کے بچوں کو برکات سے مالامال کر دیا- جب وہ مڑ کر دیکھتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کہاں سے اٹھایا اور کہاں لا بٹھایا- اور لا بٹھایا ہی نہیں آگے لئے چلا جا رہا ہے- یہ برکات جب تک انسانوں کے دل میں ممنونیت کا جذبہ قائم رہے بڑھتی ہی رہتی ہیں- چونکہ اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ ہم نے روپیہ دے کر کوئی احسان کیا ہے- اس لئے مزید ملتا ہی چلا جاتا ہے- قربانیوں کی مثالیں موجود ہیں قربانیوں سے حاصل ہونے والی برکات کی مثالیں موجود ہیں- پھر لوگ قربانیاں کیوں نہ کریں- کرتے ہیں اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے محبت اور عشق کے جذبہ سے خرچ کرتے ہیں-

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر فرد کو محبت اور عشق کے جذبہ سے قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے- ہماری قربانیوں کو نہ صرف ہمارے حق میں قبول فرمائے بلکہ ان کی وجہ سے ہماری اولادوں پر بھی احسان کرتے ہوئے انہیں برکات سے مالامال کرتا رہے- اے خدا تو ایسا ہی کر-

بنتی نہیں ہے بات بغیر اعتماد کے
اور اعتماد ہی سے ہے نقصاں کا احتمال
جن کی وفا میں کوئی ضرر کی رمق نہ ہو
ملتے ہیں ایسے دوست زمانے میں خال خال

ابوالاقبال

ہر اک تصویر دھندلی ہو گئی ہے
بصارت میری شائد سو گئی ہے

مری تقدیر کو کیا ہو گیا ہے
بھٹک کر راستے میں کھو گئی ہے

کسی کی دوستی بھی دشمنی تھی
مری راہوں میں کانٹے بو گئی ہے

تکلّف برطرف یہ تو بتاؤ
تمہاری آنکھ دامن دھو گئی ہے؟

یہ ٹپکے ہیں مری آنکھوں سے آنسو
کہ اک دیوار حائل ہو گئی ہے

منڈیروں پر دیئے رکھ دو جلا کر
اندھیری رک گئی ہے' سو گئی ہے

نہ اس کے قُرب کی باتیں کرو تم
محبت فاصلوں سے ہو گئی ہے

نسیم اس طرح چپ ہو اور فسردہ
کسی کو تم سے نفرت ہو گئی ہے؟

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ 1

کا ایک زیور ایک صحابی کے ہاتھ میں دیکھا- آپؐ کے بعد جب مال غنیمت آیا تو وہ بھی آ گیا- حضرت عمرؓ نے کہا پہنو- انہوں نے کہا مردوں کو تو سونا پہننا منع ہے- انہوں نے کہا پہنتے ہو یا نہیں میں نے تو کشف کو ظاہری طور پر بھی پورا کرنا ہے- خدا کی شان ہے یہ- اپنا کچھ نہیں رہا- پھر ہر سانس جو تھا وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں لیا جا رہا تھا-

تو یہ انقلاب آتے ہیں دنیا میں- بعض کہتے ہیں کہ جی ہم تھوڑے ہیں' ہم طاقت میں نہیں- ٹھیک ہے' کون کہتا ہے طاقت ہے؟ یہ کون کہتا ہے تعداد زیادہ ہے ہماری' کون کہتا ہے ہمارے پاس حکومتیں ہیں' کون کہتا ہے ہمارے پاس دنیا کے خزانے ہیں' کون کہتا ہے ہمارے پاس سارے ہیرے اور جواہرات ہیں- کوئی نہیں کہتا- لیکن میں ایک چیز کہتا ہوں اگر تم خدا کے ہو گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے- جو تمام خزانوں کا مالک ہے اس کے بعد کسی اور چیز کی تمہیں ضرورت نہیں-

اللہ تعالیٰ آپ کو اس حقیقت اور صداقت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اس کے مطابق بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا کرے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاجزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

محترمہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ

ہماری پیاری بھابھی جن کی وفات کو بہت سے دن گزر گئے ہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہم میں موجود ہیں۔ چلتی پھرتی۔ ایک زندہ حقیقت کے طور پر۔

ان کی شخصیت ہی کچھ ایسی تھی۔ بعض ہستیاں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ جانے کے باوجود بھی نہیں جاتیں اور اپنا زندہ احساس قائم کر جاتی ہیں۔

یہ شاید اس لئے ہے کہ نیک صفات اور مہذب اور پاکیزہ زندگی ایک قائم و دائم اور زندہ حقیقت ہے۔ اس لئے جو انسان بھی ایسی طرز زندگی اپنائے گا وہ وفات کے بعد بھی ایک ایسی خوبصورت یاد کو پیچھے چھوڑ جائے گا جو اسے کبھی حقیقی طور پر فوت شدگان میں شامل نہیں ہونے دے گی، مکمل طور پر معدوم نہیں ہونے دے گی یہی تو تمام نیکو کار ہستیوں کا ورثہ ہے جس پر انسان کی روحانیت اور تمدن اور تہذیب کا مدار ہے۔

ہماری بھابھی جن کو ہم بھابھی دلہن کہتے تھے ہم سب بھائیوں کی بیگمات میں اور ہمارے والد محترم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بہوؤں میں دوسرے نمبر پر تھیں یعنی کہ اول بھابھی اور حضرت صاحب کی بہو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی بیگم تھیں اور دوسری صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بیگم جو ہم سب بھائیوں میں دوسرے بڑے بھائی ہیں اور اس وقت ہم سب بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

میں نے جو یہ کہا کہ "میری بھابھی کی وفات کو اتنے دن گزر گئے۔" اس بات میں ایک افسوس بھی ہے کہ اتنے تعلق اور پیار کے باوجود ان کو یاد کرنے۔ ان کا ذکر کرنے کے لئے اتنی دیر کے بعد آیا ہوں۔

یہ افسوس تو اپنی جگہ پر درست ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کی وفات کے دوسرے روز سے ہی دل میں خواہش تھی کہ ان کی خوبیوں کا ذکر کروں ان کی یاد میں کچھ لکھوں مگر سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسی ہمہ گیر خوبیوں والی اور ایسی خوبصورت زندگی گزارنے والی خاتون کی یاد میں کس طور پر قلم اٹھاؤں۔ کہاں سے ابتداء ہو۔ کس خوبی کو اول اور کس خوبی کا ذکر بعد میں آئے جب کہ صورت یہ ہے کہ سب خوبیاں بضد ہیں کہ ہمیں اول ہی بیان کرو۔ سچ بات یہ ہے کہ اتنی دیر کے بعد آنے کی وجہ یہی کشمکش تھی یعنی یہ کہ ؎

الفاظ کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

ہماری بھابھی حضرت نواب عبداللہ خاں صاحب کی اور ہماری چھوٹی پھوپھی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی سب سے بڑی صاجزادی تھیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی تین بڑی نواسیوں میں سے ایک۔

ہم بھائی بہنوں کے لئے ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تین بڑی نواسیاں ہماری بھابھیاں ہیں اور یہ اعزاز صرف واقعاتی ہی نہیں ہے بلکہ عملی طور پر بھی ان تینوں بھابھیوں نے اپنے نیک اخلاق سے اعزاز کو ثابت کر کے دکھایا ہے۔

ہماری یہ بھابھی جو ہم سے ابھی جدا ہوئی ہیں ایسے اعلیٰ اخلاق رکھتی تھیں کہ جیسا میں نے کہا ہے کہ ان کو ایک منظم طور پر تسلسل اور ترتیب کے ساتھ بیان کرنا مشکل ہو رہا ہے پھر بھی اس محدود اور مختصر فرصت میں کچھ نہ کچھ بیان کرتا ہوں۔

جب میں عمومی اور ظاہری طور پر آپ کی شخصیت کے نقوش زندہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو مجھے آپ کی دو صفات چاند اور ستاروں کی طرح سے روشن نظر آتی ہیں ایسی روشن کہ ممکن نہیں تھا کہ ان سے ملنے والا ان دو صفات کو ان کے گرد ہالہ بنائے ہوئے نہ دیکھ لے۔

اول یہ کہ آپ کی شخصیت میں نہایت درجہ کا وقار تھا کوئی کام کوئی حرکت ایسی نہیں تھی کہ جس میں وقار نہ ہو کوئی مشکل گھڑی کوئی پریشانی کا وقت اس قابل نہیں تھا کہ ان کے وقار کو چھین لے۔ نرم گفتار اور نرم رفتار تھیں۔ مستحکم قدم اٹھا کر چلنے والی۔ کبھی بھی اپنی کمزوری اور ضعف ظاہر نہیں ہونے دیا میں نے ان کو کبھی کھل کھلا کر قہقہہ مارتے ہوئے نہیں دیکھا اور کبھی غصہ میں بے قابو حالت بھی نہیں دیکھی۔ کبھی کسی چیز کے جانے کا زیادہ غم نہیں کیا کبھی کسی چیز کو حاصل کر کے بے انتہا خوشی بھی نہیں کی یہ جو کہتے ہیں کہ فلاں اور فلاں کو وقار تھے معلوم نہیں کہ اس محاورے کے کیا کیا معانی کیے جاتے ہیں مگر میں نے تو اس کے معانی آپ کی شخصیت میں جیتے جاگتے دیکھے ہیں۔

آپ کی دوسری خوبی جس کو میں عمومی اور ظاہر طور پر ہر شخص کی نظر میں آنے والی کہتا ہوں یہ تھی کہ آپ بہت صلح جو تھیں اور باہم ناراضگیوں اور جھگڑوں سے دور رہتی تھیں۔

ہمارا خاندان اور آپ کا خاندان مل کر ایک بہت بڑا اور وسیع خاندان بن جاتا ہے اور بہت سے افراد کی تہہ بہ تہہ رشتہ داریوں کی وجہ سے مل جل کر رہنا بہت سے شکوہ و شکایت کی وجہ بن جاتا ہے ایسی صورتوں میں ہماری بھابھی اپنی سوسائٹی کا مثالی فرد تھیں ہر معاملے کو صلح و صفائی سے حل کرنے والی۔ ہر اختلاف و ناراضگی کو صبر اور تحمل سے برداشت کرنے والی تھیں اور حقیقی معنوں میں ایک مجسم امن و آشتی کا پیغام تھیں۔

آپ کی شخصیت کے یہ خدوخال تو ایسے واضح اور روشن تھے کہ گاہ بگاہ ملنے والے بھی ان کو جان پہچان لیتے تھے مگر ان کی ایک حقیقی خوبی جس کو تمام خوبیوں کی جان کہنا چاہئے اور جس کی وجہ سے ان کی شخصیت کا ہر شعبہ اور زندگی کا ہر زاویہ بے انتہا حسین و دلکش ہو گیا تھا وہ آپ کی محبت الٰہی تھی مگر یہ ایک پوشیدہ بات تھی اور وہ اس کو ایک پوشیدہ اور راز کی بات کی طرح چھپانے کی کوشش بھی کرتی تھیں۔

میری بیگم اور میرا ان سے بہت وقت بے وقت کا ملنا رہتا تھا۔ سمجھا یہی جاتا تھا کہ ہمارا ان سے سمدھیانے کا رشتہ ہے (ان کے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر مرزا تسلیم احمد صاحب ہمارے بڑے داماد ہیں) اس لئے باہم ملنا جلنا بہت ہے مگر سچ بات یہ ہے کہ روز روز کی ملاقات کسی رشتے اور قرابت کی وجہ سے زندہ نہیں رہا کرتی اس کثرت ملاقات کی حقیقی وجہ میری بھابھی کی خندہ پیشانی تھی ان کا خوشی سے یہ کہنا تھا کہ آؤ اچھا کیا کہ آ گئے۔ دل بہت اداس تھا کچھ کھائے پیئے بغیر نہ جانا۔ یہی دلکش انداز تھے۔ جو ہم دونوں کو وہاں کھینچ کر لے جاتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ایسے ہی شفقت اور محبت سے قبول فرمائے اور اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے آمین۔ بات کچھ بے ربط ہو گئی ہے کہنا یہ چاہتا تھا کہ ہمارے وقت بے وقت کے آنے جانے سے آپ کا یہ راز ہم پر بہت حد تک افشاء ہو گیا تھا اس لئے وہ بھی کبھی کبھی مجبوراً اس راز سے پردہ اٹھا دیا کرتی تھیں ہم نے دیکھا تھا کہ آپ ایک بہت خاموش اور چھپ کر عبادت اور ذکر الٰہی کرنے والی خاتون تھیں بہت محبت سے عبادت کی ادائیگی تھی۔ بلا ناغہ تلاوت تھی اور ذکر الٰہی سے قلبی لگاؤ اور مناسبت تھی ذکر الٰہی کی بات ہوئی تو یاد آیا کہ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ ایک مرتبہ آپ سیر و تفریح کے طور پر موٹر کار پر یورپ میں سفر کر رہی تھیں تو آپ کو خیال آیا کہ شاید ان سڑکوں پر کسی اور انسان نے ذکر الٰہی نہ کیا ہو اور اس خیال پر آپ نے اس سفر میں بہت دل لگا کر ذکر الٰہی کیا۔

آپ صاحب کشف خاتون تھیں وفات سے چند ماہ قبل انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کی زبان پر حضرت بانی سلسلہ کا یہ مصرعہ جاری ہوا ہے ؎

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یہ حضرت بانی سلسلہ کا اللہ کی طرف سے بتایا گیا مصرعہ ہے اور حضرت بانی سلسلہ نے اس کے ساتھ دوسرا مصرعہ ایسے لگایا ہے۔

زمانہ را خبر از برگ و بار خود بکنم

یعنی ایک خوش خبری آئی ہے کہ بہار کے دن آ گئے ہیں تو پھر میں بھی زمانے کو اپنے باغ کے پھل پھول دکھاتا ہوں۔ میں نے اس شعر کے معانی کے لحاظ سے کہا کہ یہ تو بہت اچھی خبر ہے اللہ نے چاہا تو ایسا ہو گا کہ آپ کا حسن و خوبی لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا۔

اب میں سوچتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ شاید یہ آپ کی اپنے خدا کے پاس واپسی کی خبر تھی اور آپ کی وفات بھی موسم بہار میں ہوئی ہے اور پھر خدا سے محبت کرنے والے کے لئے خدا سے ملاقات کے دنوں سے بہتر اور کیا بہار کا موسم ہو گا۔ اس تسلسل میں ایک بات اور سناتا ہوں کہ آپ ایک قلبی خواہش کے پورا ہونے کے لئے بہت دعا کیا کرتی تھیں وفات سے ایک دو ہفتہ قبل آپ نے ہم دونوں کو بتایا کہ آپ کو تو آپ کے خدا نے دکھا دیا ہے کہ آپ کی دعا قبول ہو گئی ہے اور کہا "اب میں مطمئن ہوں تم دعا کرو کہ ایسا ہی ہو۔"

یہ واقعہ میں نے اس لئے بھی لکھ دیا ہے تاکہ احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رویاء کو ایسا ہی سچا کر دکھائے جیسا کہ ان کو خواب میں دکھا گیا ہے۔

ایسے پیارے اخلاق رکھنے والی بھابھی کی مفارقت میں ہم سب بہن بھائی اور ان کے والد محترم کا خاندان غمزدہ ہے خاص طور پر ان کے خاوند محترم اور ان کے بچے۔ ہمارے بھائی محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے لئے ایک ہنستے کھیلتے گھر کا ایک دم سے خاموش اور اداس ہو جانا ناقابل برداشت ہو رہا ہے آپ کی صحت بھی اچھی نہیں رہتی۔ احباب سے درخواست ہے کہ آپ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور اپنی جناب سے ان کے غم کا مداوا کرے۔ آمین۔

ہماری بھابھی محترمہ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی۔ صاجزادہ مرزا مجیب احمد صاحب اور صاجزادہ ڈاکٹر مرزا تسلیم احمد صاحب اور عائشہ بی بی ہیں۔ تینوں والدہ کے اس طرح سے چشم زدن میں ان کو چھوڑ کر چلے جانے پر بہت ہی اداس اور غمگین ہیں اور پھر ان تینوں کو اپنے والد محترم کی تنہائی کا غم بھی ہے اس لئے سب اپنے غم کو بھلا کر اپنے والد کا غم دور کرنے کی کوشش میں دن رات اپنے والد کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔

خاص طور پر عائشہ بی بی ہیں کہ انہوں نے تو اس وقت میں اپنی ذات اور بچوں کو بالکل فراموش کر کے اپنی والدہ کے گھر کو اپنے پروں میں لپیٹ لیا ہے اللہ اس کو صبر اور ہمت کی جزا دے اور اس کے دامن کو خوشیوں سے بھر دے

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

گناہ ایک آگ ہے وہ روحانی قویٰ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ پس تم ہر قسم کے کیا صغیرہ کیا کبیرہ سب اندرونی بیرونی گناہوں سے بچو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان .... حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

محترم جنرل نسیم احمد صاحب

جنرل نسیم صاحب سے پہلی بالمشافہ ملاقات 18 سال قبل راولپنڈی میں ہوئی تھی جب وہ بریگیڈیئر تھے یہ رمضان کے ایام تھے اور ایک جمعہ کے دن افطاری سے قبل ہمارے مکرم محترم محمد سعید صاحب (انجینئر) حال لاہور نے راولپنڈی کینٹ میں اپنے گھر خاکسار کے درس کلام الٰہی کا اہتمام فرمایا تھا۔ افطاری اور عبادت کے بعد یوں تو وہاں موجود کئی کرنیلوں اور جرنیلوں سے ملاقات ہوئی مگر ان سب میں نمایاں ایک ہنس مکھ اور مرنجاں مرنج شخصیت تھی عجز وانکسار کے پیکر بریگیڈیئر نسیم صاحب جس والہانہ محبت گہرے اخلاص اور تپاک سے ملے اسے محض پہلی رسمی ملاقات نہیں کہا جاسکتا تھا وہ تو جیسے دو گہرے دوستوں یا بچھڑے بھائیوں کی ملاقات تھی جس کا خیال کرکے وہ ارشاد یاد آتا ہے کہ روحوں کے بھی الگ الگ لشکر مقرر ہیں گویا انسان کی طبعی اور روحانی مناسبت بھی ارتباط باہمی پر یقیناً اثر انداز ہوتی ہے ایک پیشہ ور جرنیل اور ایک خادم دین میں شاید بظاہر کوئی مناسبت کسی کی سمجھ میں نہ آئے مگر ایک وہ مناسبت بھی تو ہے جو مخلص الایمان لوگوں کو انصار دین سے اس محبت کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے جسے ایمان کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے کچھ ایسے ہی اخلاص و معیت کا تعلق ہے جو جنرل نسیم صاحب نے لمبا عرصہ نبھایا اور بلا شبہ اس سے ان کی صاحب ایمان کی سی شان کا بھی اظہار ہوتا ہے ان کے اسی محسنانہ شان کے ذکر کے لئے چند منتشر یادیں جمع کر رہا ہوں تا ان کے لئے دعا کی تحریک ہو۔

راولپنڈی میں جب بھی کسی جماعتی جلسہ یا تنظیمی اجتماع میں شرکت کا موقع ملا اکثر و بیشتر ہمارے یہ انتہائی حلیم الطبع بھائی بڑی محبت سے آکر بغلگیر ہوئے اور گاہے موضوع تقریر کے بارہ میں اپنے قیمتی تبصرہ سے اپنے ربط و تعلق کا اظہار فرمایا بلاشبہ وہ ایک بہت اچھے سامع تھے جو یقیناً مقرر بھی ہوں گے۔ دھیمے انداز میٹھے بول والے شیریں بیاں مقرر۔

آپ ماہر امراض چشم تھے اپنے پیشہ سے انتہائی مخلص ' خدمت کے بے لوث جذبہ سے سرشار ' آخر دم تک انسانیت کی خدمت کرتے رہے اور اسی جہاد میں جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔ ہر چند کہ آپ انتہائی مصروف اور معمور الاوقات تھے۔ مگر جب بھی آنکھوں کے معائنہ کی ضرورت پیش آئی آپ نے ہمیشہ خصوصی عنایت و شفقت کا سلوک فرمایا اور اپنے معمول کی مصروفیات کے باوجود کبھی زحمت انتظار دینا بھی گوارا نہ فرمائی کبھی کوئی مریض تعارفی رقعہ لے کر ہی چلا گیا تو اس کا بھی بہت لحاظ کیا اور خالصتاً خدمت کے جذبہ کے ساتھ اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ایسے دوست واپس آکر جب جنرل صاحب موصوف کی شفقت و عنایت کا ذکر کرتے تو ہمیں انہیں زحمت دینے کا حوصلہ اور بڑھ جاتا امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا سبب ان کا جذبہ خدمت اور خدام سلسلہ اور واقفین زندگی کے ساتھ ان کا خاص لگاؤ تھا کہ ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے ' کوئی دس سال ادھر کی بات ہے مجھے عرق النساء کی تکلیف ہوگئی اور جیسا کہ ظاہر ہے اس مرض کا ماہر امراض چشم سے دور کا بھی علاقہ نہیں پھر فضل عمر ہسپتال میں علاج کی سہولیں میسر تھیں مگر جنرل موصوف کا اصرار تھا کہ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں جدید ایکسرے مشینوں کے ذریعہ مکمل معائنہ کے بعد نیورو سرجن کی رائے لے کر صحیح تشخیص ہونی چاہئے کہ ریڑھ کی ہڈی کا کوئی مہرہ تو متاثر نہیں اور اس کے لئے مجھے آمادہ کرکے خود ہی سارا اہتمام فرمایا اور اس وقت ملٹری ہسپتال کے بہترین معالج ماہر اعصاب ڈاکٹر سے رابطہ فرما کر معائنہ کے لئے وقت لیا جنہوں نے مختلف قسم کے ایکسریز کے بعد مشورے اور علاج تجویز کئے اس کے بعد دوسری رائے لینے کے لئے ایک اور ماہر ڈاکٹر کے پاس بھجوایا جن کے مشوروں اور علاج کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آفاقہ ہوا۔ آپ کی انہی الفتوں کی کشش تھی کہ جب بھی راولپنڈی جانا ہوتا آپ سے بالمشافہ یا فون پر ضرور رابطہ ہوتا آپ کی خواہش ہوتی کہ کوئی شام ان کے ساتھ گزاری جائے یا کسی کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہوں مگر خدام الاحمدیہ کے طوفانی دوروں میں ایسا ممکن نہ ہو پاتا تھا محض فون کے رابطے پر اکثر یہ پیار بھرا شکوہ کرتے کہ آپ تو ہوائی گھوڑے پر سوار ہو کر آتے اور چلے جاتے ہیں میرے لئے کوئی شام ضرور رکھا کریں چند مرتبہ ہمارے اور ان کے کرم فرما جناب مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے راولپنڈی کی مہربانی سے ایسی پر لطف شامیں بھی میسر آئیں کہ کہیں باہر جاکر اکٹھے کھانے میں شریک ہوئے اور کبھی ان کے گھر میں مہمانداری کے لطف اٹھائے اور آپ کی شگفتہ طبیعت اور خوشگوار گفتگو سے محظوظ ہوئے۔

آپ بہت ہی نفیس طبع اور ذوق سلیم رکھنے والے انسان تھے آپ کے صاحبزادے کیپٹن ڈاکٹر ناصر احمد صاحب جو شاہراہ ریشم پر واقع عسکری چھاؤنی پٹن میں تعینات تھے گزشتہ سال آپ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ وہاں جاکر یہ خوبصورت علاقہ دیکھ کر آئے تو واپس آکر ایک ملاقات میں بڑی محبت سے دعوت دی کہ کبھی فرصت نکالیں تو آپ کو ان خوبصورت علاقوں کی سیر کرائی جائے کیا معلوم تھا کہ ہمارے یہ لمحات فرصت نکالنے سے پہلے وہ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

بنی نوع کی خدمت کا جذبہ تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا پیشہ ورانہ طبی خدمات کے علاوہ بھی آپ غرباء کی اعانت کی سعی فرماتے۔ فری میڈیکل کیمپس کے لئے مالی لحاظ سے خصوصی معاونت فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک ایسے ہی موقع پر آپ نے ایک خطیر رقم بھی بطیب خاصر مہیا فرمائی جس سے بہت سے میڈیکل کیمپس کا انتظام ہوگیا۔

آپ صاحب اثر و رسوخ تھے کہ پیشہ ورانہ خدمات کے باعث عسکری ادارے کے سپاہی سے لے کر جنرل تک ہر چھوٹے بڑے کے محسن تھے۔

مگر نافع الناس ایسے کہ اس اثر و رسوخ کو ہمیشہ انسانیت کی بہبود کے لئے بھی استعمال فرماتے جب بھی کسی ایسے جائز کام کے لئے آپ کی معاونت درکار ہوئی آپ نے کبھی مایوس نہیں کیا بلکہ ایسے باوفا اور منکسر المزاج ثابت ہوئے کہ کام ہو جانے کے بعد خود فون کرکے اطمینان کی خاطر اطلاع فرمائی ' مگر اس کے ساتھ ساتھ خود داری اور توکل کا یہ عالم تھا کہ اہل دنیا میں کم ہی ایسے متوکل دیکھے گئے ہوں گے اپنی ذات کی خاطر کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا گوارا نہ تھا یہاں تک کہ اپنی بیٹی کے ایف ایس سی کر لینے کے بعد آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی میں ان کے داخلہ کے لئے کسی سے سفارش کروانا بھی آپ پر گراں تھا نتیجۃً آپ کی صاجزادی کو میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخلہ ملا۔ خدا کے کام بھی اپنے بندوں سے نرالے ہوتے ہیں جنرل صاحب موصوف نے مجھے خود یہ واقعہ سنایا کہ انہی دنوں اتفاق سے جنرل ضیاء الحق صاحب اپنی آنکھوں کے معائنہ کے لئے آپ کے کلینک آئے تو برسبیل تزکرہ آپ کے بچوں کا احوال بھی پوچھا آپ نے جواباً بیٹی کے اپنے میرٹ کے مطابق فیصل آباد میڈیکل کالج داخلہ کا ذکر کیا جنرل صاحب کہنے لگے آپ کی بیٹی کو تو آپ کے پاس راولپنڈی میں ہونا چاہئے مگر آپ کی وضع داری ملاحظہ ہو کہ پھر بھی خاموش رہے۔

گزشتہ سے پیوستہ سال آپ مجلس شوریٰ کے رکن کے طور پر ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے رات بدہضمی کے باعث طبیعت سخت بے چین تھی خاکسار نے انٹی مونیم کروڈ دی جس سے فوری افاقہ ہوا اور سکون کی نیند سوئے صبح جاکر حال پوچھا تو کہنے لگے کہ زندگی میں پہلی بار ہومیو پیتھی دوا استعمال کی لیکن عجیب جادو کا اثر ہوا اور فوری آرام ملا اور بہت شکریہ ادا کرتے رہے پھر کئی احباب سے بھی کہا اور مجھے ان احباب سے اس کا پتہ چلا تب مجھے محسوس ہوا کہ کیسے عبد شکور ہیں کہ اس عاجز کی ایک ادنیٰ سی خدمت کی بھی کتنی قدر کی اور اپنے گراں قدر احسانات کا کبھی اظہار تک نہ ہونے دیا۔

شعبہ امراض چشم میں میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی پانے والے آپ پہلے آرمی افسر تھے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی الشفاء آئی ٹرسٹ راولپنڈی کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ آخری دنوں میں اپنی خدمات اور پیشہ وارانہ مہارت کے صلے میں ایک عالمی اعزاز بھی حاصل کیا مگر ان تمام اعزازات کے باوجود کبھی بڑائی کا خیال پیدا نہ ہوا منکسر المزاج ایسے کہ بس بچھے جاتے تھے اور مخلوق خدا کی خدمت کو بھی اپنا نصب العین سمجھتے تھے اسی جذبہ کے تحت اپنے مصروف اوقات میں سے کچھ عرصہ عارضی وقف کرکے گزشتہ سالوں میں بعض افریقن ممالک کے لئے بھی وقت نکالا اور وہاں آنکھوں کے متعدد آپریشن کئے آنکھوں کی پیوند کاری کے سلسلہ میں سری لنکا بھی جاتے رہے اور میرے پوچھنے پر بتایا کہ وہاں بدھ مذہب کے لوگوں میں موت کے بعد آنکھیں دینے کا رواج عام ہے۔ آپ نے پاکستان میں بھی بعض غرباء کو آنکھیں لگائیں۔ ایک غریب نابینا کے بارہ میں مجھے بڑی خوشی سے بتایا کہ پیوند کاری کے کامیاب عمل کے بعد پہلی دفعہ اس کو آنکھوں کی نعمت ملی ہے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں وفات کے بعد آنکھیں وقف کردینے کے بارہ میں اس لئے بھی کچھ تامل پایا جاتا ہے کہ نعش کی حرمت کے خیال سے اس کا حلیہ بگڑ جانے کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے آپ فرمانے لگے یہ محض جذباتی سی بات ہے قطعاً ایسی صورت پیدا نہیں ہوتی آنکھ سے متعلقہ عضو نکالنے کے بعد پپوٹوں کو بند کرکے اس طرح سی دیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ آنکھیں نکالی گئی ہیں اور پھر بڑے جذبہ کے ساتھ سرشار ہوکر فرمانے لگے کہ میری تو اپنی خواہش ہے کہ اپنی وفات کے بعد اپنی آنکھیں مستحقین کے لئے وقف کر جاؤں اور آپ کے اس اظہار سے اس دلی کیفیت اور ایثار کا خوب اندازہ ہوتا ہے جس کا سمندر ان کے دل میں موجزن تھا کہ ساری عمر مخلوق خدا کی آنکھوں کی خدمت میں گزار دینے کے بعد آخری تمنا یہ ہے کہ اپنی آنکھیں بھی اس راہ میں وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود اور خادم خلق انسان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے ان کی اولاد دو بیٹے اور ایک بیٹی جو تینوں ڈاکٹر ہیں ان کو بھی آپ کی نیک صفات و اقدار سے وافر حصہ دے اور وہ سلسلہ کے سچے اور مخلص خادم ہوں اور اپنے عظیم والد کی طرح خاندان کا نام روشن کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرشید احمد

محترم چوہدری عبدالسلام صاحب المعروف بھائی سلام

محترم چوہدری عبدالسلام واقف زندگی سابق باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ المعروف بھائی سلام انتقال کر گئے۔

سلسلہ عالیہ کے دیرینہ خادم اور مجلس انصار اللہ باب الابواب ربوہ کے زعیم جنہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے 1946ء میں اس وقت زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جبکہ وہ سات سال سے مسلح افواج میں خدمت سر انجام دے رہے تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر 1946ء میں حضرت صاحب کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئے۔ ابتدائی ٹریننگ کے بعد جماعت کی اراضی سندھ پر تشریف لے گئے۔ اور قیام پاکستان تک نہایت ذمہ داری کے ساتھ یہ فرض نبھاتے رہے۔ تقسیم ملک کے بعد جب حضرت امام جماعت الثانی احمدیہ قادیان سے بخیریت لاہور تشریف لے آئے تو حفاظت مرکز کی تحریک میں شامل ہونے کے لئے سندھ سے لاہور پہنچے۔ اور حسب ارشاد قادیان کے خوفناک حالات میں حفاظت مرکز کی ڈیوٹی سر انجام دیتے رہے۔ اور درویشان قادیان کے تقرر کے بعد آخری قافلہ کے ساتھ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (امام جماعت الثالث) حضرت مولانا جلال الدین شمس کے ہمراہ لاہور تشریف لائے۔ اور حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر فرقان بٹالین کے ابتدائی ارکان میں آپ کو شامل کیا گیا۔ فرقان بٹالین کے اکثر جوانوں کی ٹریننگ کے لئے آپ کا انتخاب کیا گیا۔ کیونکہ آپ ایک ماہر انسٹرکٹر تھے۔ ملکی ضرورت کے پیش نظر بعض نوجوانوں کو چند دنوں میں مکمل ٹریننگ دے کر میدان جہاد میں بھجوا دیا۔ اور کشمیر کے محاذ پر ان کے تربیت یافتہ نوجوان ٹولیوں کی شکل میں ملک کی حفاظت کے لئے شامل ہوتے رہے۔ فرقان بٹالین کے اختتام پر چیف آف آرمی سٹاف پاکستان جنرل گریسی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام افسروں اور جوانوں کو بہترین خراج عقیدت پیش کیا اور ایک خصوصی ٹرین کے ذریعہ ربوہ بھجوانے کا انتظام کیا۔ یہاں پر جماعتی ضرورت کے تحت کچھ عرصہ رہائش پذیر رہے بعد ازاں حسب ارشاد اراضی سندھ تشریف لے گئے۔ حضرت امام جماعت الثانی پر قاتلانہ حملہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں عرض کر کے انہیں عملہ حفاظت میں لینے کی درخواست کی جسے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت قبول فرما لیا۔ کچھ عرصہ آپ افسر حفاظت خاص بھی رہے۔

آپ کو بطور واقف زندگی عملہ حفاظت میں تقریباً 29 برس امام وقت کی پہریداری کی اہم ذمہ داری احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق ملی۔

آپ حضرت امام جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت الثالث کے ساتھ 31 مارچ 82ء تک خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ہر دو آئمہ کا خصوصی اعتماد انہیں حاصل رہا۔ ریٹائرمنٹ کے وقت عمر 60 سال تھی۔

مکرم عبدالسلام صاحب چوہدری محمد عثمان صاحب ضلع ہوشیار پور کے چھ فرزندوں میں سے پانچویں نمبر پر تھے۔ اور بھائیوں میں سے سب سے آخر پر تقریباً 75 سال عمر پا کر بعارضہ قلب بیمار ہو کر فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 25 جون 1996ء بوقت شام 45-3 پر وفات پا گئے۔

حضرت امام جماعت الثالث نے ریٹائرمنٹ کے وقت مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ کے ذریعہ اظہار خوشنودی فرمایا۔

"آپ چونکہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اس ڈیوٹی (حفاظت خاص) کے قابل نہیں رہے۔ اور آپ نے سلسلہ کی جو مقبول خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ اس کی جزاء عطا فرمائے"

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تحریک پر بعد ریٹائرمنٹ وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور حضرت صاحب کے ارشاد پر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بطور رضاکار خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ بعد میں حضرت صاحب نے آپ کو منصوبہ بیوت الحمد کے تحت کر دیا۔ تادم آخر اس ذمہ داری کو نہایت احسن رنگ میں ادا کرتے رہے۔ اسی طرح 1984ء میں مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ کی حفاظتی ڈیوٹی کے لئے ان کے ساتھ رہے۔ تقریباً عرصہ 9 سال سے جامعہ احمدیہ کے ناصر ہوسٹل میں بطور گیٹ کیپر خدمت سر انجام دیتے رہے۔ بوقت وفات بھی اس ڈیوٹی پر فائز تھے۔

آپ نے ایک مجاہدانہ زندگی بسر کی۔ اور تمام آئمہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے رہے۔ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ بعد فجر بہشتی مقبرہ بغرض دعا جاتے اور واپسی پر فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ روزانہ محض خدا کے فضل سے 4'5 میل کی سیر کرتے رہے۔ محلہ باب الابواب میں بطور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کا جنازہ 26 جون 96ء کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

باقی صفحہ 6 پر

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز

کے سالانہ کنونشن کی رپورٹ

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کا سالانہ کنونشن 1995ء ربوہ میں 13-اپریل 1996ء کو منعقد ہوا۔ انجینئر نوید اطہر شیخ نے کنوینر کے فرائض سر انجام دیئے۔

صبح کا سیشن نئے ممبروں کی رجسٹریشن سے شروع ہوا۔ اس کام کے لئے لاہور سیکشن کی طرف سے ایک 486 پرسنل کمپیوٹر بطور عطیہ پیش کیا گیا۔ جس سے بہت آسانی رہی۔ یہ وقت ممبرز نے ایک دوسرے سے ملنے اور ایک دوسرے کو جاننے میں گزارا۔

9 بجے صبح رسمی کارروائی شروع ہونے پر چیئرمین قریشی افتخار علی صاحب کو بطور میزبان اعلیٰ اور یوروپیئن چیپٹر کے چیئرمین عبدالرشید چوہدری کو صبح کے اجلاس کے لئے بطور میزبان خصوصی اور منیر اے۔ شیخ کو مہمان خصوصی کے طور پر سٹیج پر تشریف لانے کے لئے کہا گیا۔

تلاوت کلام الٰہی کے بعد کنوینر نوید اطہر شیخ نے سارے دن کے پروگراموں کی ترتیب بتائی۔ اور اس طرح صبح کا اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے راولپنڈی کے انجینئر افتخار محمود احمد نے معلومات کے بارے میں انقلاب اور معاشرہ پر مقالہ پڑھا۔ اس میں انہوں نے انفریشن ٹیکنالوجی کی ترقی کی مختلف منازل کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح آج سوسائٹی الیکٹرانک ڈاٹا پر انحصار کر رہی ہے اور کس طرح اس عمل نے انفرادی تجارتی مہم جوؤں کی ایک بڑی کھیپ پیدا کر دی ہے جو انفریشن کی ایک عظیم دنیا تک آسانی سے رسائی حاصل کر رہے ہیں۔

اس کے بعد دو مقرروں نے اپنے اپنے پروفائل پیش کئے۔ انجینئر سید محمود احمد نے اپنی ابتدائی مختلف ملازمتوں کے بعد پی ٹی سی میں شمولیت اختیار کی۔ جہاں انہوں نے خوب محنت کی اور انہیں احساس ہوا کہ وہ ایک سرعت سے ترقی کرنے والے ادارے کا حصہ ہیں۔ بہر حال جو کچھ وہ آج ہیں وہ سب اللہ کا فضل ہے۔

دوسرے مقرر انجینئر نسیم احمد بھٹی نے بتایا کہ ان کا تعلیمی کیریئر ہمیشہ شاندار رہا۔ اور اسی طرح ان کا پیشہ ورانہ کیریئر بھی بہت اہم واقعات سے پر ہے۔ ان میں سے ایک سپارکو کے ادارے کا قائم کرنا بھی ہے۔ گو انہیں اپنے عقیدہ کی وجہ سے بعض مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا اور اسی وجہ سے انہیں اپنے اصل کام سے علیحدہ بھی کر دیا گیا۔ اور ان کی ترقی جو ان کا حق تھا اس سے بھی انہیں محروم کر دیا گیا۔ لیکن یہ اللہ کا فضل ہے کہ انہوں نے کبھی اپنے کام میں ناکامی کا منہ نہیں دیکھا۔

لاہور کے آرکیٹکٹ مامون احمد نے تیسری دنیا کے ممالک اور خاص طور پر پاکستان میں ماحولیاتی حفاظت کے موضوع پر مختصر بات کی۔ اس سلسلے میں انہوں نے ربوہ کا خاص طور پر ریفرنس دیا۔ انہوں نے بتایا کہ ماحولیات میں سب سے بنیادی امر یہ ہے کہ لوگوں میں آگاہی پیدا کی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں ہمیں قدرت کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

15 منٹ کے وقفہ کے بعد "اربن ہاؤسنگ" کے موضوع پر بحث شروع ہوئی۔ اس موضوع پر آرکیٹکٹ ڈاکٹر رفیق احمد ملک اور انجینئر عبدالحفیظ گوندل نے اپنے مقالات پیش کئے۔ ڈاکٹر ملک نے ہاؤسنگ کے مسئلہ کا تاریخی پس منظر بتاتے ہوئے اس دلچسپ سوال کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی کہ آیا سروسز مکانات کی تعمیر سے پہلے مہیا کی جائیں یا بعد میں۔ انجینئر گوندل نے ربوہ کے ماحول کی مناسبت سے مکانات کی تعمیر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کم قیمت پر مکانات کی تعمیر کے سلسلے میں بعض تجاویز پیش کیں۔

ان مقالہ جات پر ماہرین نے سٹیج پر آ کر دلچسپ تبصرے کئے اور سوالات کے جواب دیئے۔

اس کے بعد چیف گیسٹ آرکیٹکٹ عبدالرشید صاحب نے ہاؤسنگ کے مسائل پر خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے مکانات کی تعمیر میں عام آدمی کے فائدے کو مدنظر رکھنے پر زور دیا۔

لنچ اور عبادت کے بعد دوسرا سیشن محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (پیٹرن) کی صدارت میں ہوا۔ جس میں انجینئر خالد نصیر الدین نے سولر انرجی کے متعلق بعض بنیادی باتوں کے علاوہ سولر فوٹو وولٹائک لینٹرن کے بارے میں روشنی ڈالی۔

پروگرام کے مطابق چیئرمین انجینئر قریشی افتخار علی صاحب نے 1995ء اور 1996ء سالوں کے بجٹ پیش کئے۔ انہوں نے ممبر شپ اور چندہ جات کی صورت حال IAAAE سنٹرل ہال اور ٹیکنیکل میگزین کی تفاصیل بتائیں۔ اور لاہور راولپنڈی اور کینیڈین چیپٹرز کے فسٹ سیکنڈ اور تھرڈ پوزیشن لینے کا اعلان کیا۔ چوہدری حمید اللہ صاحب نے سرٹیفکیٹس تقسیم کئے۔ جس کے بعد انہوں نے خطاب کیا جس میں انہوں نے ہاؤسنگ کے مسئلہ پر اوپن ہاؤس کی بحث و تمحیص کو سراہا۔ انہوں نے اس تمام کارروائی کو شائع

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں پھر سے جنگ

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے صدارتی انتخاب جیتنے کے ساتھ ہی چیچنیا کے ساتھ دوبارہ جنگ کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔یادرہے کہ صدر یلسن کی مقبولیت کو جن باتوں سے نقصان پہنچا تھا اور ایک کی بجائے دوبار انتخابات کرانے پڑے تا کہ کوئی امیدوار قطعی اکثریت حاصل کرسکے ان میں چیچنیا کی جنگ میں روس کی بدنامی ایک اہم بات تھی۔

مسٹر یلسن کو چونکہ اب مزید 4 سال تک کوئی خطرہ باقی نہیں رہا شاید اس لئے انہوں نے چیچنیا سے دوبارہ جنگ چھیڑ دی ہے۔

بظاہر روس کی چیچنیا کے خلاف کارروائیاں اس کی چیچنیا کی قیادت اور عوام سے یہ بدعہدی ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔اور یہ بات اب کھلم کھلا کہی جارہی ہے کہ روسی صدر نے صرف سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لئے چیچنیا کی قیادت سے سمجھوتہ کیا تھا جس کو اب خود روس ہی پارہ پارہ کر رہا ہے۔

مسٹر یلسن وہی کچھ کر رہے ہیں جو ماضی میں زاروں کی حکومت کیا کرتی تھی۔ زاروں کے وقت میں یعنی روس میں کیمونزم آنے سے پہلے زار مسلمان کی اس ریاست کے خلاف جبر و تشدد کا بازار گرم کرتے رہتے تھے۔ماضی سے کوئی سبق سیکھنے کی بجائے روس کی حکومت زاروں کے ہی نقش قدم پر چل رہی ہے۔

روس کے وزیر دفاع نے حالیہ جنگ کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے اگر چیچنیا کو آزادی مل گئی تو ہمسایہ ریاست داغستان بھی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور کوہ قاف کی ریاستوں میں آزادی کی جنگوں کا ایک لامتناہی سلسلہ چل نکلے گا جس سے موجودہ روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا خطرہ ہے۔

ادھر امریکہ بدستور اس اصول کا حامی دکھائی دے رہا ہے کہ چیچنیا کا فوجی حل ڈھونڈنے کی بجائے اس مسئلہ کو سیاسی سطح پر حل کیا جائے۔

روس کی یہ دلیل مانی جانے کے قابل نہیں ہے کہ تمام مسلمان ریاستوں میں علیحدگی کی جنگیں شروع ہو جائیں گی۔ یہ محض چیچنیا کو جمہوری حقوق نہ دینے کا ایک بہانہ ہے۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

کرنے کو بھی کہا تا کہ دیگر لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں انہوں نے شامل ہونے والے ممبرز اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا کنویز صاحب نے بھی ایسوسی ایشن کی طرف سے سب شامل ہونے والوں اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

سب سے آخر میں ایسوسی ایشن کے سرپرست محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اختتامی دعا کروائی جس پر یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

اس کنونشن میں 13 شہروں کے 87 نمائندوں نے شرکت کی جن میں دو خواتین آرکیٹکٹ بھی شامل تھیں۔اس کنونشن کی تمام کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن کے عملہ نے ریکارڈ کی۔

بقیہ صفحہ 5

مورخ احمدیت نے پڑھایا اور تدفین پر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح اشاعت صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ بوقت تدفین پاکستان میں موجود آپ کے پانچوں بیٹے پہنچ گئے تھے۔اسی طرح ایک بیٹی بھی۔ آپ کے ایک واقف زندگی فرزند عبدالحفیظ شاہد "فری ٹاؤن سیرالیون" میں خدمات دینیہ سرانجام دینے کی وجہ سے اس موقع پر حاضر نہ ہو سکے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے اور جملہ لواحقین کے لئے صبر و استقلال کی توفیق پانے کے لئے دعا کرتے رہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30671 میں منصور احمد ناصر ولد محمد شریف قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-5-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ سات صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد منصور احمد ناصر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد احمد نعیم وصیت نمبر 27847 گواہ شد نمبر2 طاہر محمود مبشر وصیت نمبر 28338۔

مسل نمبر 30672 میں احمد یار ولد رحمت اللہ صاحب قوم چوغطہ پیشہ کاشتکاری عمر 65 سال بیعت 1962ء ساکن 16/23 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان نمبر 16/23 برقبہ ایک کنال واقع دارالیمن شرقی ربوہ ایک لاکھ روپے اور زرعی اراضی ساڑھے چھ ایکڑ واقع کوٹ امیر شاہ اس میں سے تین ایکڑ اراضی دریا برد ہے مالیتی دو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد یار 16/23 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد رمضان پسر موصی گواہ شد نمبر2 سلطان احمد پسر موصی

مسل نمبر 30673 میں سرداراں بی بی زوجہ احمد یار قوم چوغطہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1963ء ساکن 16/23 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) چاندی وزنی پانچ تولہ مالیتی تین صد روپے (2) حق مہر وصول شدہ پانچ ہزار روپے (3) جہیز مالیتی چار ہزار روپے اور بینک میں رقم پچاس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی 59 ہزار تین صد روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سرداراں بی بی 16/23 دارالیمن شرقی گواہ شد نمبر1 بشیر احمد وصیت نمبر 13516 گواہ شد نمبر2 ناصر احمد باجوہ وصیت نمبر 28284۔

مسل نمبر 30674 میں ریشم بی بی زوجہ نصیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/1 دارالفضل شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) ترکہ بھائی سے نقد رقم مالیتی تینتالیس ہزار پانچ صد روپے (2) طلائی انگوٹھی 3 ماشہ مالیتی پندرہ سو روپے (3) حق مہر پانچ صد روپے کل جائیداد مالیتی پینتالیس ہزار پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ریشم بی بی 4/1 دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 منور احمد کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر2 محمد اکرم خالد وصیت نمبر 24122۔

مسل نمبر 30675 میں نسرین اختر بنت نصیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/1 دارالفضل شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں جوڑی، کوکے جوڑی مالیتی 1820 روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین اختر 4/1 دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اکرم خالد وصیت نمبر 24122 گواہ شد نمبر2 منور احمد کاہلوں وصیت نمبر 19425۔

بقیہ صفحہ 3

آمین۔

ہماری بھابھی کے بڑے بیٹے مرزا مجیب احمد صاحب حقیقت میں ہمارے بھائی کے بیٹے ہی نہیں بلکہ دوست بھی تھے۔ بہت ہی محبت کرنے والے اور اپنے بزرگ والدین کا رات دن خیال رکھنے والے بیٹے ہیں۔ ایسے وقت میں جو ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب کو بہت ہی احسن طریق سے نبھا رہے ہیں۔ والد محترم کا خیال رکھنا اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹے بھائی کے غم کو بانٹنا۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اپنی والدہ اور اپنی پیاری دوست کی یاد کو دل ہی دل میں چھپائے رکھنا۔ یہ سب بہت ہی صبر آزما کام ہیں۔ مگر انہوں نے خوب نبھائے۔ اللہ ان غموں کو خوشی میں تبدیل فرمائے۔

میرے بھائی کے چھوٹے صاحبزادے ڈاکٹر مرزا تسلیم احمد صاحب اپنی پیاری والدہ کی وفات سے چند روز قبل ہی لندن سے واپس آئے تھے۔ لندن سے واپسی کی ایک بڑی وجہ بزرگ والدین کی خدمت کا شوق بھی تھا اکثر کہا کرتے تھے کہ عمر کا بڑا حصہ تعلیم و تدریس میں والدین سے دور گزارا ہے۔ کچھ وقت ان کی خدمت میں بھی گزارنا چاہئے۔ ایسے محبت بھرے خیالات اور تمنا رکھنے والے بیٹے کے لئے اس کی والدہ کا اس کی آمد کے دو تین روز کے اندر اندر ہی اس کی آنکھوں کے سامنے ہی رخصت ہو جانا ایک بہت ہی دردناک بات ہے ان کی اداسی اور غم کا بیان کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اللہ ان کو صبر دے۔ اور ان کے شوق کو ایسے ہی قبول کرے جیسے کہ کسی کے عمل کو قبول فرماتا ہے اور اس شوق اور محبت کی ٹھنڈی ہوا ان کی والدہ پر چلائے تاکہ ان کے قلب کو بھی تسکین ہو۔ اور اس بیٹے کو بھی سکون ملے۔ آمین۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر عطا کرے اور اپنی محبت سے ان سوگوار دلوں کا مداوا فرمائے۔ آمین۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد صدیق میمن صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر کی والدہ کافی عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد یامین صاحب (وفات یافتہ) مورخہ 17۔ جولائی بروز بدھ رات ساڑھے آٹھ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی بلندی درجات فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری احمد دین صاحب جٹ وینس آف چک نمبر ج۔ ب/430 آوا تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 13۔ جولائی 1996ء رات 10 بجے بعمر 86 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ موصوف چک نمبر 3-4/R ضلع مظفر گڑھ میں متعدد جماعتی عہدوں پر جماعتی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ ان کا جنازہ مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین عام قبرستان میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر ناظم تشخیص جائیداد موصیان مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب نے دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

فری بلڈ گروپنگ کیمپ

○ اوقات۔ عصر تا مغرب

22-7-96۔ یمن بلاک۔ مقام کیمپ یمن شرقی

23-7-96۔ یمن بلاک۔ مقام کیمپ یمن وسطی (2)

25-7-96۔ نصر بلاک۔ مقام کیمپ نصر وسطی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مقامی

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 23۔ جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 23 (نیا)
1-00 دین حق کی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1-30 ...اصول کی فلاسفی۔ نمبر 5
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 22-7-96 (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 26 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر 63 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی وژن سپورٹس۔ احمدیہ ٹیلی وژن کے لئے کرکٹ (روس میں)
7-30 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔
8-30 فرنچ سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 22-7-96 (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 26 (دوبارہ)
11-00 دین حق کی تعلیمات۔ روحانی خزائن
11-30 ...اصول کی فلاسفی۔ نمبر 3 (دوبارہ)
12-00 (پشتو) پروگرام۔ 12-9-94
1-00 لقاء مع العرب نمبر 63 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 متفرق پروگرام۔
4-50 آرکائیوز میں سے۔ 10-3-89
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 23-7-96 (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ زچہ بچہ کی صحت۔ حصہ چہارم۔
7-30 جماعت میں ایک نئے شامل ہونے والے کے ساتھ بات چیت۔ محمد اختر صاحب
8-00 لقاء مع العرب نمبر 64 (نیا)
9-00 نارویجئن پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔ نمبر 13
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت سیکھیں۔ امام راشد صاحب کے ساتھ سبق نمبر 18 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم زیارت احمد صاحب ترکہ مکرم جلال الدین صاحب)

مکرم زیارت احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب ساکن مکان نمبر 3/21 محلہ دار الیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے پھوپھا جان مکرم جلال الدین صاحب ولد جمال دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ ہے۔ خاکسار ان کا متبنیٰ ہے۔ لہٰذا ان کا مکان / قطعہ نمبر 3/21 محلہ دار الیمن ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

19۔ جولائی 1996ء کو امریکہ کے شہر اٹلانٹا میں 25ویں اولمپک مقابلے شروع ہو گئے امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے افتتاح کیا۔ 197 ممالک کے 10800 کھلاڑی اور حکام کھیلوں میں شریک ہوں گے۔ عورتیں پہلی بار فٹ بال اور والی بال کھیلیں گی۔ امریکی ریاست جارجیا کے شہر اٹلانٹا میں یونان سے شروع ہونے والے اولمپک مقابلوں کے ایک سو سال مکمل ہونے کی تقریبات کا افتتاح ہوا پاکستانی ہاکی ٹیم اولمپک مقابلوں کے سلسلے میں اپنا پہلا میچ میزبان ملک امریکہ کی ٹیم کے ساتھ کھیلے گی پاکستان کے گروپ "اے" میں دیگر ٹیمیں دفاعی چیمپئن جرمنی، سپین، بھارت اور ارجنٹائن کی ہیں جبکہ گروپ "بی" میں آسٹریلیا، ہالینڈ، جنوبی کوریا، جنوبی افریقہ، برطانیہ اور ملائشیا کی ٹیمیں شامل ہیں۔ پاکستان 26 جولائی کو بھارت کے خلاف میچ کھیلے گا۔

اٹلانٹا اولمپکس میں شرکت کر کے شہباز احمد پاکستان کے ان کھلاڑیوں میں شامل ہو جائیں گے جو تین اولمپکس کھیلنے کا اعزاز رکھتے ہیں ان کھلاڑیوں میں انوار احمد خان، منیر ڈار، سعید انور، اسد ملک، رشید جونیئر شامل ہیں۔ جبکہ موجودہ ٹیم کے دو دوسرے کھلاڑی طاہر زمان اور منصور احمد بھی شہباز احمد کی طرح تین اولمپکس کھیلنے والے کھلاڑی بن جائیں گے۔ پاکستان کے تین کھلاڑی حمید عاطف اور حبیب کڈی چار چار اولمپکس کھیل چکے ہیں۔

اس بار بیسٹ اتھلیٹ شبانہ کوثر بھی پاکستان کی پہلی بار اٹلانٹا اولمپکس میں نمائندگی کر رہی ہیں۔

عالمی افتتاحی تقریب میں باکسنگ کے ممتاز مسلمان سابق عالمی چیمپئن محمد علی نے اولمپکس مشعل روشن کی۔ سکولوں کے ہزاروں لڑکوں اور لڑکیوں نے رنگا رنگ پروگرام پیش کئے۔ شریک ہونے والے تمام ممالک کے تعارف کروایا گیا۔ اس دوران کھلاڑی مارچ پاسٹ کرتے رہے۔ بعض ممالک کے صدر اور وزرائے اعظم بھی افتتاحی تقریب میں شامل تھے اس مقصد کے لئے اٹلانٹا شہر میں ایک شاندار کمپلیکس تعمیر کیا گیا تھا۔

اس مرتبہ اولمپکس مقابلوں میں دو احمدی کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ ایک بارہ سالہ احمدی بچہ جس کا تعلق پاکستان سے ہے وہ جمناسٹک کے کھیل میں جاپان کی طرف سے اولمپک مقابلوں میں شریک ہو رہا ہے۔ اس کا نام رضوان احمد محمود ابن افتخار احمد انجم ہے۔ اس کے علاوہ ہاکی کے گول کیپر نمبر 2 کے طور پر ایک احمدی نوجوان خالد محمود بھی اولمپک سکواڈ میں شامل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 20- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں ریاستی اسمبلی کے انتخابات ستمبر میں کرانے کا اعلان کر دیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی قانون ساز اسمبلی 1990ء سے معطل ہے۔ بھارتی حکومت نئی دہلی سے ریاست پر حکومت کر رہی ہے۔ وادی میں 6 لاکھ بھارتی فوج متعین ہے۔ بھارتی الیکشن کمیشن کے اعلان کے مطابق پولنگ 4 روز جاری رہے گی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ انتخابات رائے شماری کا بدل نہیں ہو سکتے۔ حریت کانفرنس کے رہنما پہلے ہی ان انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کر چکے ہیں۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کہا ہے کہ امریکہ برصغیر میں کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ نہیں کروا رہا۔ وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے میں تبدیلی کے لئے تیار ہیں۔ اس کے مسودے میں ردوبدل کے لئے بھارت سے رابطہ کیا جائے گا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے امریکہ سے تعاون کیا ہے۔ ہم اسے دہشت گرد قرار نہیں دینا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ چین کی طرف سے پاکستان کو ایٹمی رنگ میگنٹس فراہم کرنے اور ایم 11 میزائیل منتقل کرنے کے ثبوت نہیں ملے۔ اس لئے پاکستان پر کسی قسم کی پابندیاں لگانے کا کوئی جواز موجود نہیں ہے۔

○ امریکہ کا ایک مسافر بردار طیارہ نیویارک سے فرانس کے لئے روانہ ہونے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد زبردست دھماکے سے پھٹ کر بحر اوقیانوس میں گر گیا۔ اس کا ملبہ 5 میل کے علاقے میں پھیل گیا۔ طیارے میں سوار تمام 229 مسافر اور عملہ کے افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کسی کے زندہ بچنے کی امید نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹروں اور طیاروں سے نعشوں کی تلاش جاری ہے۔ طیارے میں کوئی پاکستانی سوار نہیں تھا۔ خطرہ ہے کہ طیارے میں کوئی بم پھٹا ہے۔ ایک اور شبہ یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ امریکی طیارہ کو زمین سے میزائیل مار کر تباہ کیا گیا ہو۔ 104- لاشیں سمندر سے نکالی جا چکی ہیں۔

○ دریائے سندھ میں پانی زیادہ آجانے سے سندھ کے بعض بندوں کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ان میں توڑی' منگلانی' غوث پور' اور چاچڑاں بند شامل ہیں جن سے پانی رسنا شروع ہو گیا ہے۔ غوث پور بند پانی کے شدید دباؤ سے سب سے زیادہ متاثر ہے۔

○ سندھی اتحاد نے لسانی صوبہ کے خلاف کراچی میں ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سندھی تحریک کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ نئے صوبے کا نقشہ پیش کرنا غداری ہے۔ لسانی صوبے کا اعلان کرنے والے اپنی اصلاح کر لیں ورنہ بھیانک انجام ہو گا۔

○ بلوچستان کے لیڈر نواب اکبر بگتی نے "بے نظیر ہٹاؤ" ایجنڈے پر اتفاق کرتے ہوئے نواز شریف سے رابطہ کر لیا ہے۔ وہ اپوزیشن لیڈر کی 24- جولائی کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

○ محکمہ خزانہ پنجاب نے ارکان اسمبلی اور وزراء کو بیرون ملک علاج کے لئے ان کی حد مقررہ سے زیادہ رقوم دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ اپوزیشن کی کل جماعتی کانفرنس جو 24- جولائی کو ہو گی اس میں قومی اسمبلی میں قائم آزاد گروپ کو نمائندگی نہیں دی گئی۔

○ قومی اسمبلی کے موجودہ ارکان کو نااہل قرار دلانے کے لئے باقاعدہ ایک گروپ قائم ہو گیا ہے۔ جو سپریم کورٹ سے رجوع کر کے آئین کی دفعہ 63 کے تحت رٹ دائر کرے گا اور ارکان کو نااہل قرار دلوانے کی کوشش کرے گا۔

○ جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اردو بازار تیسرے روز بھی بند رہا۔ تاجروں نے مظاہرہ کیا اور ٹائر جلا کر ٹریفک بند کرا دی شوز مارکیٹ اور شاہ عالم مارکیٹ کی دیگر مارکیٹیں بھی ہڑتال میں شامل ہو گئیں۔

○ صوبائی دارالحکومت لاہور میں 15 لاکھ روپے کے ڈاکے ڈالے گئے۔ یہ ڈاکے اس وقت پڑ رہے ہیں جبکہ جگہ جگہ پولیس ناکوں سے شہریوں کا جینا حرام ہو چکا ہے۔ یہ ڈاکے ٹاؤن شپ' اقبال ٹاؤن' سمن آباد' اور ریواز گارڈن میں ڈالے گئے ہیں۔

○ سانحہ گجرات میں قتل ہونے والے چوہدری شبیر حسین کی بیوہ رشیدہ بیگم نے وزیراعظم سے اپیل کی ہے کہ ان کو تحفظ فراہم کیا جائے کیونکہ ہمیں دھمکیاں مل رہی ہیں کہ اگر مقدمے کی پیروی جاری رکھی تو سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے۔

○ پاکستان آرڈی ننس فیکٹری سنجوال میں بارود پھٹنے سے دو۔ افراد ہلاک اور نو زخمی ہو گئے۔

○ وزیراعظم نے ہدایت کی ہے کہ یوم آزادی سے پہلے پہلے کراچی کے زیادہ سے زیادہ نوجوان رہا کر دیئے جائیں گے۔ معمولی جرائم میں ملوث نوجوانوں کے والدین اور رشتہ داروں کی جانب سے اب تک 100 درخواستیں حکومت کو موصول ہو چکی ہیں۔

○ جماعت اسلامی کے ارکان نے کہا ہے کہ نہ ہمیں چوروں ڈاکوؤں کی دعوت قبول ہے اور نہ ہم مذاکرات کریں گے۔ حالات ہمارے حق میں ہو چکے ہیں اب حکومت کا خاتمہ کوئی مشکل کام نہیں۔ یاد رہے کہ جماعت اسلامی کے ارکان 10 دن سے حکومت کا خاتمہ کرنے کے لئے دھرنا دیئے ہوئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ بھارت سے کوئی سمجھوتہ طے پانے تک تجارت نہیں ہو گی۔ آزاد تجارت کی اجازت اس وقت دی جائے گی جب بھارت اپنی صنعتوں سے سب سڈی ختم کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی حالات خراب نہیں ہوئے برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔

○ ٹیکسٹائل' کھیلوں کا سامان' قالین' اور چمڑے سے سیلز ٹیکس 18 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کر دیا گیا۔ ماچس پر سے ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ پولٹری فیڈز میں استعمال ہونے والے وٹامنز پر بھی ڈیوٹی کم کر کے دس فیصد کر دی گئی۔ مرغی کے گوشت اور انڈوں کی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔ تین لاکھ روپے سالانہ کم قیمت کا مال فروخت کرنے والے پر سیلز ٹیکس نہیں لگے گا۔ دس لاکھ سالانہ کی بکری کرنے والوں پر ٹیکس 4 فیصد کی بجائے 3 فیصد لگے گا۔

○ پنجاب میں 28- ستمبر کی متوقع تاریخ کو ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں چیئرمینوں کے انتخابات شو آف ہینڈز سے ہوں گے۔ امیدوار سیاسی پلیٹ فارم استعمال کر سکیں گے۔ بیلٹ پیپرز کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ صوبائی محکمہ خزانہ نے الیکشن اتھارٹی کو اخراجات کے لئے ساڑھے سولہ کروڑ روپے فراہم کر دیئے ہیں۔

○ سانحہ گجرات کے نامزد ملزمان چوہدری پرویز الٰہی اور چوہدری وجاہت حسین کی گرفتاری کے لئے اسلام آباد میں چوہدری شجاعت حسین کے گھر پر چھاپہ مارا گیا۔ پولیس نے ہر طرح سے تلاشی لیکن نامزد ملزمان نہ مل سکے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں چوہدری پرویز الٰہی اور چوہدری وجاہت حسین کی غیر حاضری میں ان کی عبوری ضمانت کی درخواستیں منظور کر لی گئیں۔ اس موقع پر پولیس نے ہائی کورٹ کو گھیر رکھا تھا۔

● ضرورت ڈرائیور

اسلام آباد کیلئے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تجربہ کم از کم پانچ سال ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ اور عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو۔ باقی تفصیلات ملنے کے بعد طے ہونگی۔ جن حضرات کو ضرورت ہو وہ جلد از جلد صدر محلہ/جماعت کی تصدیق کے ساتھ پر آکر ملیں۔

مرزا حفیظ احمد
دارالصدر ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز ربوہ
اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون= دوکان 212837 = گھر 212175

بیرونِ ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
294930
270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD.ISO

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج

زد جام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار ● خدمت ● دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ ہیں
● مکانات ● پلاٹ ● دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ کمیٹی مارکیٹ ربوہ
فون: 212508